بسم اللہ الرحمن الرحیم

چند اعلیٰ اخلاق

ترتیب خطبہ: حافظ محمّد ابو بکر سجاد

خطیب لندن

حامداً و مصلیاً ۔۔اما بعد

بلاشبہ ہمارے دین میں حسن اخلاق، وسیع القلبی اور عفوودرگزر کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔

اسی طرح محبت واحترام، صلہ رحمی اور ضرورت مندوں کی مدد کرنے کا بہت اجروثواب ہے۔

اپنے اور بیگانے سب کے ساتھ اخلاق کریمانہ سے پیش آنا اور نرمی اور رواداری کا رویہ اختیار کرنا بھی ہمارے دین کی تعلیمات کا حصّہ ہے۔

لوگوں سے اچھے اور مثبت انداز میں گفتگو کرنا، اچھے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا، پڑوسیوں کی خبر گیری کرنا اور دکھ درد میں انکی مدد کرنا، غرباء، مساکین اور بے گھر افراد کی ضروریات کو پورا کرنا ایک مسلمان کی صفات میں شامل ہے۔

رواداری اور ہر معاملے میں اعتدال بھی اعلیٰ صفات ہیں جو ہمارا دین ہمیں سکھاتا ہے۔ لوگوں کے ساتھ بھلائی، برتاو میں نرمی کرنا اور عام میل جول رکھنا بھی دین کی تعلیمات میں نظر آتا ہے۔

چار خصلتیں انسان کے اخلاق و کردار کو نکھارتی ہیں: ٹھنڈا دماغ۔ اچھی اور مثبت گفتگو۔ نرم دل۔ ادب واحترام

اگر ہم کسی کی مدد نہیں کر سکتے تو اس کو تکلیف نہ دیں،

اگر کسی کو خوشی نہیں دے سکتے تو اس کو غم نہ دیں،

اگر کسی کی تعریف نہیں کر سکتے تو اس کی غیبت نہ کریں،

اگر کسی کو فائدہ نہیں دے سکتے تو اس کو نقصان نہ پہنچائیں۔

قرآن مجید کے اندر فرمایا گیا:

وکذٰلک جعلنا کم امۃ وسطاً۔ اے امت محمد، ہم نے تم کو اعتدال والی اور میانہ روامت بنا کر بھیجا۔

فاصفح الصفح الجمیل۔ تم اچھی طرح در گزر کرو۔

فمن عفاوا صلح فاجرہ علی اللہ۔ جس نے معاف کیا اور اصلاح کی تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔

عَنْ اَبِی سَعِیْدِنِ الخُدرِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ مَنْ اَکَلَ طَیِّبًا وَّعَمِلَ فِی سُنَّۃٍ وَّاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَہٗ، دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔ ترمذی

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے حلال (رزق) کھایا، سنت کے مطابق زندگی گزاری اور اس کی زیادتیوں سے لوگ امن میں رہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (جامع ترمذی)

حدیث: ان الدّین یسر اولن یشاد الدین احد الّا غلبہ، فسددوو قاربو وابشر و۔ (بخاری۔ کتاب الایمان، باب الدّین یسراً)

یقین دین اسلام آسان دین ہے جو اس میں سختی کرے گا تو دین اس پر غالب آجائے گا، تو اعتدال اور میانہ روی اختیار کرو، ایک دوسرے کے قریب مل جل کر رہو، اور لوگوں کو دین کی طرف راغب کرنے والی اچھی اچھی باتیں بتاتے رہو (ان کو دین سے متنفر مت کرو)۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت والے دن میرے سب سے قریب بیٹھنے والے اور مجھے سب سے پسند وہ لوگ ہونگے جو اچھے اخلاق کے حامل ہونگے۔ (انّ احبکم الی واقربکم منی مجلساً یوم القیامہ احاسنکم اخلاقاً۔۔۔)۔

ربّ ذوالجلال نے ہمیں نیکی اور خیر کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کا حکم دیا ہے۔ تعاونو علی البرّ والتقوٰی ولا تعاونو علی الاثم والعدوان۔ خیر اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو لیکن گناہ اور سرکشی میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون نہ کرو۔

نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا جنتی لوگ کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا "کل ھین لین، قریبٍ سھلٍ"

"یعنی ہر ایسا بندہ جس کے اخلاق پاکیزہ ہوں، جو نرمی کرنے والا، آسانی کرنے والا اور لوگوں کے ہاں ہر دلعزیز ہو"

ایک اور حدیث کے اندر فرمایا گیا:

عَنِ عبداللہ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: حُرِّمَ عَلَی النَّارِ کلِ ھَیِّنٍ لیِّنٍ سَھْلٍ قَرِیْبٍ مِنَ النَّاسِ۔ (مسند احمد)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

"آگ پر ہر اس شخص کو حرام قرار دیا گیا ہے، جو نرمی کرنے والا، آسانی کرنے والا اور لوگوں کے ہاں ہر دلعزیز ہو"۔

ہمارے آقا نبی اکرم ﷺ صاحب خلق عظیم تھے اور محبت وانسیت کا رویہ آپ کا شیوہ تھا۔ اپنی عظمت ورفعت کے باوجود لوگوں سے تعلق وقربت رکھتے اور رحمدلی کا معاملہ فرماتے تھے۔ اللہ تعالٰی نے اپنے محبوب کی صفت رحمت کا تذکرہ فرماتے ہوئے فرمایا: فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم۔ بس اللہ کی رحمت کی وجہ سے آپؐ ان کیلئے رحمدل ہیں۔

رحمۃ للعالمین ﷺ نے خوش اخلاقی کا رویہ اختیار کرنے والوں کیلئے خیر وبرکت کی دعا فرمائی: رحم اللہ رجلاً سمحاً اذا باع، سمحاً اذا اشترٰی، سمحاً اذا اقتضی۔ (بخاری۔ ابن ماجہ)

"اس بندے پر اللہ کی رحمت ہو جو خرید وفروخت میں نرمی اور آسانی اختیار کرنے والا ہو اور اپنے حق کا تقاضا کرنے اور اس کو وصول کرنے میں آسانی اور رحمدلی اختیار کرنے والا ہو۔"

ایک حدیث کے اندر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اہل جہنّم کے بارے میں نہ بتاوں؟ ہر جھگڑالو، متشدد، بخیل اور مغرور شخص جہنّم میں ہوگا۔ (الا انبئکم باھل النّار؟ کل عتلّ جواظ مستکبر)

ایک صحابی نے پوچھا یارسول اللہ نجات کیسے ممکن ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اپنی زبان قابو میں رکھو (ماالنجاۃ؟ قال امسک علیک لسانک۔۔۔۔)

نبی اکرم ﷺ نے اپنے ایک صحابی کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: ان فیک خصلتین یحبّھما اللہ ورسولہ، الحلم والاناۃ۔

تم میں دو خصوصیات ایسی ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ کو پسند ہیں، ایک بردباری یعنی غصّے سے مغلوب نہ ہونا اور دوسری متانت یعنی سوچ سمجھ کر کام کرنا اور جلد بازی نہ کرنا۔

حلم اور بردباری اللہ تعالٰی کی پاکیزہ صفات میں شامل ہے۔ واعلموا انّ اللہ غفور حلیم۔ اور جان لو کہ اللہ تعالٰی بڑی مغفرت والے اور بردبار ہیں۔

حلم اور بردباری انبیاءؑ کی بھی سنّت ہے۔ انّ ابراھیم لحلیم اوّاہ منیب۔ حقیقت یہ ہے کہ ابراھیمؑ بڑے تحمّل والے، نرم دل، ہر وقت اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔

تحمّل اور بردباری ہمارے پیارے نبی ﷺ کی بھی سنّت ہے۔اس سلسلے میں آپ کی ذات بابرکات دنیا کیلئے اسوہ حسنہ ہے۔

لم یکن رسول اللہ ﷺ فاحشاًولا سباباًولا لعاناً۔ ہمارے نبی ﷺ نے نہ کبھی فحش گفتگو کی نہ کسی کو گالی دی نہ اور نہ کسی پر لعنت کی۔

رسول رحمت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے من احب ان یحبّہ اللہ ورسولہ فلیصدق الحدیث والیودّ الامانتہ ولایوذی جارہ۔ جو شخص یہ تمنا رکھتا ہو کہ اللہ اور اس کے رسول اس سے محبّت کریں تو اس کو سچ بولنا چاہئے، امانت داری اختیار کرنی چاہئے اور اپنے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں دینی چاہئے۔

ایک حدیث کے اندر آپؐ نے فرمایا کہ ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے اللہ کو اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ پسند وہ ہے جو اس کی مخلوق کے ساتھ احسان اور بھلائی کرے۔ الخلق عیال اللہ، فاحب الخلق الی اللہ من احسن الٰی عیالہ۔ البیھقی فی شعب الایمان

ایک حدیث مبارکہ کے اندر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں اس شخص کو جنت میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو لڑائی جھگڑے کو چھوڑ دیتا ہے اگرچہ وہ حق پر ہی کیوں نہ ہو۔(اناز عیم ببیت فی ربض الجنۃ لمن ترک المراءوان کان محقاً)۔ابوداود

اسلامی ثقافت میں معاشرتی احترام کا بھی درس دیا گیا ہے جس میں ہر طبقہ انسانی کے ساتھ عزت واحترام سے پیش آنا شامل ہے۔

دین اسلام ایک ہمہ گیر اور آفاقی مذہب ہے جسکی تعلیمات میں امن وسلامتی، اعتدال، عدل وانصاف، سچائی دیانت داری، امانت داری، صبر و استقامت، دوسروں پر خرچ کرنے، حلال روزی، قرابت داری، اتّحاد و اتّفاق، میانہ روی، عفو و درگزر، افراط و تفریط سے اجتناب، احترام انسانیت، خیرخواہی، خوش اخلاقی، باہمی حقوق کی ادائیگی، سچّی گواہی، اللہ پر بھروسہ، پڑوسیوں کی خبرگیری، مظلوم کی دادرسی، اعلٰی ظرفی، ایک دوسرے کی جان ومال کی حفاظت، دکھ درد میں دوسروں کی مدد شامل ہیں۔

ہمارا دین ہمیں باہمی اختلافات، جھگڑوں، ظلم و زیادتی، غرور و تکبّر، فتنہ انگیزی، بخل، حد سے تجاوز، گمراہی اور بے راہ روی سے اجتناب کی تلقین کرتا ہے۔

اللہ کا احترام۔

رسولؐ کا احترام

ملکی قوانین کا احترام

انسانوں کا احترام

احب للنّاس ما تحبّ لنفسک۔

بڑوں اور بزرگوں کا احترام

ائمّہ دین کا احترام

خواتین کا احترام

بالخصوص بحیثیت ماں، بیٹی، بیوی، بہن، بہو

بچوں کے ساتھ نرمی اور حسن سلوک

من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر شرف کبیرنا فلیس منّا

ان اعمال کا اہتمام کرنے سے برکات نصیب ہوتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ایسے اعمال کو جنت میں داخلے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

بلاشبہ ان اخلاقی صفات سے باہمی الفت و محبّت میں اضافہ ہوتا ہے، آپس کے تعلقات مضبوط ہوتے ہیں اور معاشرے میں استحکام اور مضبوتی آتی ہے۔ یقیناً جس شخص میں یہ اعلیٰ اخلاقی صفات و عادات ہونگی تو اس کو دنیا اور آخرت میں خیر و برکت نصیب ہوگی۔

شاعر زہیر بن ابی سلمٰی نے اخلاقیات کی اہمیت یوں بیان کی:

لسان الفتٰی نصف و نصف فوادہ فلم یبق الاّ صورۃ اللحم الدم

ترجمہ: انسانی جسم میں دو ہی اہم چیزیں ہیں۔ ایک اس کی زبان اور دوسرا اس کا دل و دماغ (سوچ، ذہن)، ان کے علاوہ باقی جسم سوائے گوشت اور خون کے کچھ نہیں۔

ایک عربی شاعر نے کیا ہی خوبصورت دعا کی:

فیارب ھب لی منک حلماً فانّنی اری الحلم لم یندب علیہ حلیم

ترجمہ: اے میرے رب مجھے تحمل اور بردباری عطا فرما کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ حلیم آدمی اپنے تحمل اور بردباری پر کبھی نادم اور شرمندہ نہیں ہوتا۔

دعا:

اللّٰھم اھدنا لاحسن الاخلاق فانہ لا یھدی لاحسنھا الّا انت۔ اے اللہ اچھے اخلاق کی طرف میری رہنمائی فرما کیونکہ تو ہی میرے اخلاق کو درست کرنے میں میری رہنمائی کر سکتا ہے۔

اللّٰھم کما حسّنت خلقی فحسّن خلقی۔ اے اللہ جس طرح تو نے میری شکل اچھی بنائی اسی طرح میرے اخلاق کو بھی اچھا بنا دے۔

اللّٰھم اھدنا لجمیل الاخلاق وحمید الصفات، وجمّلنا باللّین، وزیّنا باالسھولۃ مع النّاس اجمعین۔

یااللہ! ہمیں عمدہ اخلاق، پاکیزہ کردار، حلم و بردباری سے آراستہ کر دے۔ آمین